راز

منا اور منیر کے امی اور ابو دونوں اپنے اپنے آفس گئے ہوئے تھے۔ دادجان اپنے کمرے میں تھے۔ منیر اسکول کا کام کر رہا تھا۔

اتنے میں منا جو باہر کھیل رہا تھا، اپنی ہتھیلی پر کوئی چیز رکھ کر منیر کو دکھانے لایا، اور بولا " دیکھیے بھیا ، مجھے مٹی میں کیا ملا"۔

منیر نے دیکھا تو بولا " ارے منے! اس پر تو سب کیچڑ لگا ہوئا ہے! تم اس گندی سی چیز کو اندر کیوں لے آئے؟"

"مگر یہ ہے کیا ؟" منے نے پوچھا۔

"بس ایک بیج ہے۔ جائو اسے باہر پھینک آئو " منیر جُھنجُھلا کر بولا ۔

"نہیں میں تو اسے نہیں پھینکوں گا " منا بولا۔

"نہیں پھینکو گے تو میں امی کو بتادوں گا۔" منیر نے منے کو ڈرایا۔

منا بھی اَڑ گیا۔ بولا "میں اسے نہیں پھینکوں گا، بالکل نہیں! یہ میرا بیج ہے۔" اور یہ کہہ کر وہ داداجان کے کمرے میں چلا گیا۔

داداجان نے پوچھا " کیا ہوا بھئی ؟ تم لوگ کیوں آپس میں لڑرہے تھے ؟"

منا بولا " مجھے یہ اچھا سا بیج مٹی میں ملا تھا۔ بھیا کہتے ہیں اسے فوراً پھینک دو۔ مگر میں تو ہرگز نہیں پھینکوں گا !"

"اچھا بھئ مت پھینکنا۔ مگر مجھے تو دکھلائو اپنا اچھا سا بیج" دادا جان نے کہا۔ اور منے نے مُٹھی کھول کر اپنا خزانہ انہیں دکھایا۔

دادا جان بیج دیکھ کر مسکرائے ۔ بولے "چلو تم اِسے میری میز کی دراز میں چُھپا دو۔ یہ تمھارا اور میرا راز ہوگا۔ ہم کسی کو نہیں بتا ئیں گے"۔

دادا جان لِکھاری تھے، اور کبھی کبھی شاعری بھی کرتے تھے۔ دوسرے دن انہوں نے ایک نظم لکھ کر منے کو دی۔ وہ نظم یہ ہے۔

بیج

یہ ہے چھوٹا سا بیج

جس سے نکلا درخت

جس سے لکڑی ملی

جس سے کاغذ بنا

جس سے صفحے بنے

لکھاری نے صفحوں پہ لکھا بہت

صفحوں نے بنائی کتابیں بہت

جو تم نے پڑھیں

اور ہم نے پڑھیں

کتابوں سے ہم نے سیکھا بہت

یہ کس نے کہا "بیج

ہے چھوٹی سی چیز

گندی سی چیز

اسے پھینک دو" !

اور پھر داداجان اور منے نے مل کر بیج کو منے کی کھڑکی کے سامنے زمین میں بو دیا۔

بچوں اب آپ بتائیے کہ پھر کیا ہوا۔

آمنہ آظفر

نوٹ: نظم 'بیج' کا پہلا بند جوڈیتھ نکولز کی نظم کا ترجمہ ہے۔

[Windsong by Judith Nicholls].

****